سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین درج ذیل مسئلہ میں آجکل فلسطین میں مسلمانوں پہ اسرائیل جو مظالم ڈھا رہا ہے ان حالات میں ہمارے لیے اسرائیل کی پروڈکٹس (مصنوعات) کی خرید وفروخت کا اور لین دین کا کیا حکم ہے تفصیلی وضاحت فرمائیں۔

(سائل مولانا محمد عارف شامی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ)

جواب:

باسمہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: واضح رہے قابض یہودیوں نے فلسطین کے مسلمانوں پہ دل دہلا دینے والے مظالم کے پہاڑ توڑ دیے ہیں۔ان حالات میں مسلمانوں کی ایمانی غیرت اور قومی حمیت کا تقاضا ہے کہ ایسے ظالموں سے تعلقات منقطع کر دیے جائیں اور انکی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔

ایسے حالات میں اسرائیل سے معاشی بائیکاٹ جہاد بالمال کی ایک شکل ہے۔جس سے انکی اقتصادی ناکہ بندی کر کے انکی قوت کو توڑنا مقصود ہے۔

اقتصادی بائیکاٹ میں اسرائیل سے براہ راست کاروبار یا کسی ایجنسی کے ذریعہ سے خرید وفروخت کرنا یا کمیشن پر انکی فرنچائز لینا اور درآمد برآمد وغیرہ سب سے اجتناب لازم ہے۔اس لیے کہ ان سے کاروبار اور انکی مصنوعات کا لین دین انکے ساتھ یکجہتی اور معاونت ہے۔ بائیکاٹ نہ کرنے والے ظالم سے معاونت کے گناہ میں شامل ہونگے۔

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

صحیح بخاری میں ہے حضرت ثمامہ بن اثال جب مکہ پہنچے تو کسی نے کہا کہ وہ بے دین ہو گئے ہیں۔انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں محمد ﷺ کے ساتھ ایمان لے آیا ہوں اور خدا کی قسم! اب تمہارے یہاں یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک نبی کریم ﷺ اجازت نہ دے دیں۔

(بخاری رقم 4372#)

اسی طرح حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کے لیے مکہ گئے۔ابھی طواف کر ہی رہے تھے کہ ابو جہل آ گیا اور کہنے لگا، یہ کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے کہ میں سعد ہوں۔

ابو جہل بولا: تم کعبہ کا طواف خوب امن سے کر رہے ہو حالانکہ محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے۔سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں ٹھیک ہے۔اس طرح دونوں میں بات بڑھ گئی۔سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم اگر تم نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں بھی تمہاری شام کی تجارت خاک میں ملا دوں گا

(کیونکہ شام جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے جو مدینہ سے جاتا ہے)

(بخاری رقم 3632#)

اسکے علاوہ معاشی بائیکاٹ کے کئی واقعات کتب میں موجود ہیں۔لہذا ظالموں کی معاشی ناکہ بندی کرنا سنت اور اسوہ صحابہ کے عین مطابق ہے۔اس لئے تمام مسلمانوں کا بالعموم اور تاجر برادری کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ قبلہ اول کی آزادی اور فلسطین کے مظلوموں کی حمایت کے لیے اسرائیل کی تمام مصنوعات اور پروڈکٹس سے بائیکاٹ کریں۔قرآن کریم میں ہے ۔

إِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰى إِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورت ممتحنہ آیت نمبر 9) حدیث شریف میں ہے۔حدثنا موسیٰ بن إسماعيل، حدّثنا حمّاد، عن حميد، عن أنس،

ان النبيّ صلى الله عليهِ وسلم قال: جاهدوا المشركين بأموالكم وانفسكم والسنتكم

(ابوداؤد رقم 2504) فقط

واللہ اعلم بالصواب:

کتبہ ابو غزالی عبد الواحد عفی عنہ ادارۃ الصالحات اسلامک سنٹر 2023/11/20

الجواب صحیح

واجد حسین عفی عنہ

۷ جمادی اخری ۱۴۴۵

مفتی
جامعہ نصرۃ العلوم
گوجرانوالہ ۔ پاکستان